# فضائل علیؑ بزبان علیؑ

حجۃ الاسلام مولانا سید فدا حسین بخاری

مولائے کائنات امیر المؤمنین علیؑ کی ولادت باسعادت کے مبارک موقع پر تمام مومنین کی خدمت میں ہدیہ تبریک عرض کرتے ہیں۔ خداوند عالم ہمیں ولایت علیؑ سے متمسک رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ چونکہ مقالے کا زیادہ تر حصہ حضرت امیر المومنینؑ کے کلام پر مشتمل ہے، اس لئے اس کا عنوان ''فضائل علی بزبان علی'' رکھا گیا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب تیرہ رجب المرجب ۳۰ عام الفیل، خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ پیدا ہونے کے بعد جس ھستی کی سب سے پہلے آپ نے زیارت کی اور ان کے لئے آنکھیں کھولیں، وہ رسول کریمؐ کی ذات تھی۔ جب رسول پاکؐ مولود کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور بچے کو ہاتھوں پر لیا تو بچے نے پہلی مرتبہ آنکھیں کھولیں اور اعجاز امامت سے رسول پاکؐ سے ہمکلام ہوئے اور رسول پاک کو سورہ المومنون کی پہلی گیارہ آیات کی تلاوت سنائی۔'' بسم اللہ الرحمن الرحیم قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون'' ۔اس طرح آپؑ نے اللہ تعالی کی رحمانیت اور رحیمیت کی گواہی دی اور نماز کا تذکرہ کیا اور مومنین کی کامیابی کی خبر دی۔ جس رسولؐ کی رسالت کے گواہ بن کر آئے ان کی رسالت کی گواہی قرآن کی تلاوت فرما کر دی۔ حضرت محمد مصطفیؐ اپنے بھائی اور جانشین کی پرورش، رسالت کے سایہ میں کرنا چاہتے تھے، اس لئے حضرت ابو طالب علیہ السلام سے علیؑ کو مانگ لیا اور کہا چچا جان علیؑ مجھے دے دیجئے، میں علیؑ کی پرورش کروں گا، اس طرح آپ کی معاونت بھی ہو جائے گی۔ حضرت علیؑ اڑھائی، تین سال کے تھے کہ پیغمبر اسلامؐ نے انہیں گود لے لیا۔ اس واقعہ اور بچپنے کے حالات کی طرف حضرت علیؑ اپنے خطبے قاصعہ میں اشارہ فرماتے ہیں:'' و قد علمتم موضعی من رسول اللہؐ بالقرابة القریبة و المنزلة الخصیصة'' تم جانتے ہی ہو کہ رسول اللہؐ سے قریب کی عزیز داری اور مخصوص قدر و منزلت کی وجہ سے میرا مقام ان کے نزدیک کیا تھا میں بچہ ہی تھا کہ رسولؐ نے مجھے گود لیا تھا۔ اپنے سینے سے مجھے چمٹائے رکھتے تھے بستر میں اپنے پہلو میں جگہ دیتے تھے۔ اپنے جسم مبارک کو مجھ سے مس کرتے تھے اور اپنی خوشبو مجھے سنگھاتے تھے۔ پہلے آپ کسی چیز کو چباتے پھر اس کے لقمے بنا کر میرے منہ میں دیتے تھے۔ انہوں نے نہ تو میری کسی بات میں جھوٹ کا شائبہ پایا نہ میرے کسی کام میں لغزش و کمزوری دیکھی۔ اللہ نے آپ کی دودھ بڑھائی کے وقت ہی فرشتوں میں سے ایک عظیم المرتبت ملک (روح القدس) کو آپ کے ساتھ لگا دیا تھا جو انہیں شب و روز بزرگ خصلتوں اور پاکیزہ سیرتوں کی راہ پر لے چلتا تھا۔ میں ان کے پیچھے پیچھے یوں لگا رہتا تھا جیسی اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کے پیچھے۔ آپؐ ہر روز میرے لئے اخلاق حسنہ کے پرچم بلند کرتے تھے اور مجھے ان کی پیروی کا حکم دیتے

: تھے اور ہر سال کوہ حراء میں کچھ عرصہ قیام فرماتے تھے۔ وہاں میرے علاوہ انہیں کوئی نہیں دیکھتا تھا۔ اس وقت رسول اللہؐ اور ام المومنین خدیجہؑ کے گھر کے علاوہ کسی گھر کی چار دیواری میں اسلام نہیں تھا، البتہ تیسرا اُن میں، میں تھا۔

"اری نور الوحی والرسالۃ" ۔ میں وحی و رسالت کا نور دیکھتا تھا اور نبوت کی خوشبو سونگھتا تھا۔ جب آپؐ پر (پہلی مرتبہ) وحی نازل ہوئی تو میں نے شیطان کی ایک چیخ سنی جس پر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ یہ آواز کیسی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شیطان ہے جو اپنی پرستش سے مایوس ہوگیا ہے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: "انک تسمع ما اسمع و تری ما اری الا انک لست بنبی، ولکنک وزیر وانک لعلیٰ خیر" ۔ اے علی جو میں سنتا ہوں تم بھی سنتے ہو اور میں دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو، فرق اتنا ہے کہ تم نبی نہیں ہو، وزیر اور جانشین اور یقیناً بھلائی کی راہ پر ہو۔

کتاب خصائص نسائی اور الاستیعاب ج ۲ میں روایت ہے: "انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر --- ولقد صلیتُ مع رسول اللہ قبل الناس بسبع سنین و انا اول من صلیٰ معہ" ۔ میں اللہ کا بندہ ہوں، رسول کا بھائی ہوں، صدیق اکبر ہوں، میں نے رسول کے ساتھ لوگوں سے سات سال پہلے نماز ادا کی اور میں وہ شخص ہوں جس نے رسول کے ساتھ نماز پڑھی۔ کئی مرتبہ آپؐ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا: "اللھم انی لا اعرف عُبداً من ھذہ الامۃ عبدک قبل غیر نبیک --- لقد صلیت قبل ان یصلی الناس" ۔ اے اللہ! پیغمبر کے سوا کوئی نہیں جس نے مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہو، اس امت میں سے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اس سے پہلے کہ لوگ نماز سے متعلق آگاہی پیدا کریں، میں نے نماز ادا کی۔ رسول پاک کی رسالت کی تصدیق کرنے والوں میں سب سے پہلے جس ہستی کا نام آتا ہے، اُسے علیؑ کہتے ہیں، چنانچہ آپ نے خطبہ نہج البلاغہ نمبر ۳۷ میں ارشاد فرمایا: "واللہ لانا اول من صدّقہ" ۔ خدا کی قسم میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول کی تصدیق کی۔

مولا علیؑ اپنے عالم اور ھادی ہونے کے متعلق خطبہ ۱۱۸ میں ارشاد فرماتے ہیں: "تاللہ لقد علمت تبلیغ الرسالات و اتمام العدات و تمام الکلمات و عندنا اھل البیت ابواب الحکم و ضیاء الامر" ۔ خدا کی قسم مجھے پیغاموں کے پہچانے، وعدوں کے پورا کرنے اور آیتوں کی صحیح تاویل بیان کرنے کا خوب علم ہے اور ہم اہل بیت نبوت کے پاس علم و معرفت کے دروازے اور شریعت کی روشن راہیں ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: "قل کفی باللہ شھیداً بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب" ۔ اے رسول کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میری رسالت کی گواہی کے لئے ایک اللہ کافی ہے اور وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔ آئمہ اہلبیتؑ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ "من عندہ علم الکتاب" سے مراد حضرت علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ قرآن تبیاناً لکل شئی ہے اور ایک اور مقام پر ارشاد ہے: "ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین" ۔ پس قرآن مجید کی روشنی میں جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہوگا وہی یہ دعوی کرسکتا ہے کہ جو چاہتے ہو پوچھ لو میں بتا سکتا ہوں، چنانچہ ہمیں مولا علیؑ کے سوا کوئی دوسری ہستی نہ مل سکی جو اتنا بڑا دعوی کرسکے، چنانچہ مولا علیؑ نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۹۱ میں ارشاد فرماتے ہیں: "فاسئلونی قبل ان تفقدونی، فواللہ نفسی بیدہ لا تسئالونی عن شئی فیما بینکم و بین الساعۃ" ۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت سے لیکر قیامت تک کی بات مجھ سے پوچھو گے میں بتاؤں گا۔

دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا: "یا معشر الناس سلونی قبل ان تفقدونی، سلونی فان عندی علم الاولین والآخرین" ۔ اے لوگو جو چاہتے ہو پوچھ لو میرے پاس اولین و آخرین کا علم ہے۔ خطبہ ۱۷۵ میں ارشاد فرماتے ہیں: "واللہ لو شئت ان اخبر کل رجل منکم" ۔ خدا کی قسم اگر چاہوں تو سب کی خبر دے سکتا ہوں، تمہاری ابتداء کیسی ہے، تمہارے حالات کیا ہیں تمہارا انجام کیا ہے۔ پھر فرمایا: "عندی علم المنای او البلایا والانساب وفصل الخطاب" ۔ اے لوگو! موت اور اس کی حقیقت کا علم میرے پاس ہے۔ بلا و مصیبت کا علم، نسبوں کا علم، قضاوت کا علم اور حق و باطل کو جدا کرنے کا علم سب میرے پاس ہے۔

حضرت ابن عباس، مفسر قرآن اپنے علم اور تمام اصحاب رسول کے علم کا موازنہ حضرت علیؑ کے علم سے کرتے ہوئے کہتے ہیں: "وما علمی و علم اصحاب محمد فی علم علیؑ الا کقطرۃٍ فی سبعۃِ البحر" ۔ میرا اور تمام صحابہ رسول کا علم، علیؑ کے علم کے سامنے ایسا ہی ہے، جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ ہے۔ امام علیؑ اپنے رب پر یقین کی انتہائی منزل پر تھے۔ امامؑ ارشاد فرماتے ہیں: "لو کشف الغطاء لماازدتُ یقیناً" ۔ اگر تمام پردے ہٹا بھی دیئے جائیں تو بھی علی کے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا۔

اپنے مقام و منزلت کے بارے میں فرماتے ہیں: "انما انا قطب الرحیٰ تدور علیّ وانا بمکانی" ۔ میں چکی کے اندر کا وہ قطب ہوں کہ جس پر وہ گھومتی ہے، جب تک میں اپنی جگہ ٹھہرا ہوں اور اگر میں نے اپنا مقام چھوڑ دیا تو اس کے گھومنے کا دائرہ متزلزل ہو جائے گا۔

قرآن مجید میں سورہ توبہ کی آیت ۱۰۵ میں ارشاد ہورہا ہے: "وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون" ۔ عمل انجام دو، اللہ، اس کا رسول اور مومنین تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں۔ اس آیت میں "المومنون" سے مراد آئمہ اہلبیتؑ ہیں۔

امام علی علیہ السلام نے نہج البلاغہ کے خطبہ ۱۷۶ میں ارشاد فرمایا: "انا شاھد لکم و حجیج یوم القیامۃ عنکم" ۔ میں تمہارے اعمال پر گواہ اور قیامت کے دن استدلال کرنے والا ہوں۔

فرماتے ہیں: "فاما التذلل والتمسکن فلا کلفة فیهما و لا مؤونة علیهما، لانهما الخلقة و هما موجودان فی الطبیعه"۔ انکساری و درویش مآبی میں نہ تکلیف ہے اور نہ کوئی خرچ اس لئے کہ یہ دونوں فطرت انسانی کے مطابق و موافق ہیں اور آخر میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ "عبادت قربانی" سے ایک اور سبق ملتا ہے اور وہ نفس امارہ کی قربانی ہے۔ جی ہاں راہ خدا میں آگے بڑھنے اور قرب خدا حاصل کرنے کیلئے عقل و ایمان کے ذریعے نفس کشی ضروری ہے تاکہ رحمت خدا حاصل ہو سکے۔ ☆☆☆☆☆